پیغام نومبر ۲۰۰۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور (یوکے)

15 Stanley Avenue, Wembley , UK , HA0 4JQ

امام اور ناظم 020 8903 2689 — صدر 020 8524 8212

سیکریٹری 01753 692654 — دارالکتب 01753 675182

email: AAII@saziz.globalnet.com — Fax: 0870 131 9340

نومبر میٹنگ

السلام علیکم۔ مہربانی فرما کر جماعت کی ہر میٹنگ میں خود شامل ہوں اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی ساتھ لائیں۔

جائے وقوع:۔ دارالسلام

تاریخ:۔ ۳ نومبر ۲۰۰۲ء

وقت:۔ ۳ بجے سہ پہر

موضوع:۔ تاریخ جماعت احمدیہ کا ایک ورق
ڈاکٹر محمد احمد حامی

باقاعدہ سرگرمیاں

ریڈیو پروگرام: ہر جمعہ دو بجے سہ پہر ریڈیو پنجاب آسٹرا ڈیجیٹل سیلائٹ چینل ۸۸۰

درسِ قرآن: ہر جمعہ شام ۳ بجے

میٹنگ منتظمہ: ہر ماہ کی پہلی اتوار شام ۲ بجے

ماہوار اجلاس: ہر ماہ کی پہلی اتوار شام ۳ بجے

فہرست مضامین

اخبارِ عالم — صفحہ ۱
حضرت امیر مرحوم — صفحہ ۱
رمضان ٹائم ٹیبل — صفحہ ۲
تفسیر سورۃ الفیل، حضرت مسیح موعود — صفحہ ۵
حضرت موسیٰ یمن میں، مسٹر سینڈرز — صفحہ ۶
ابتدائی تعلیمات اسلام ڈاکٹر زاہد عزیز — صفحہ ۷

حضرت ڈاکٹر اصغر حمیدؒ پی ایچ ڈی، امیر جماعت احمدیہ جو ۱۴ اکتوبر ۲۰۰۲ء کو وفات پا گئے۔ دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ اُنہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین

اخبارِ عالم

پاکستان

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

حضرت امیرؒ، ڈاکٹر اصغر حمید، پی ایچ ڈی، وفات پا گئے۔

۱۴ اکتوبر ۲۰۰۲ء کو صبح تین بجے ہمارے امیر مُحترم اور احمدیہ انجمنوں اشاعت اسلام لاہور کے بین الاقوامی صدر اس دنیا فانی سے کوچ کر کے اپنے خالق سے جا ملے۔ اُن کی نماز جنازہ اُسی روز دارالسلام لاہور میں شام ساڑھے سات بجے ادا کی گئی۔ جنازہ غائبانہ دارالسلام لندن میں جمعہ ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۲ء کو ادا کیا گیا۔ تمام ممبروں سے درخواست ہے کہ حضرت امیرؒ کے بُلند درجات کے لئے دُعائیں کریں۔

”یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ
ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً
فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ
وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ (الفجر، آیات ۲۷ تا ۳۰)

ذیل میں حضرت امیر مرحوم کی زندگی کے مُختصر حالات درج ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو طاقت دے کہ ہم اُن کی مثال پر عمل کر سکیں اور اُن کی طرح اس جماعت کی خدمت کر سکیں (آمین)

حضرت ڈاکٹر اصغر حمیدؒ
ایک مُختصر جائزہ

حضرت امیر ڈاکٹر اصغر حمیدؒ ۱۹۱۹ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ اُنہوں نے پرائمری تعلیم اپنے آبائی شہر امرتسر میں پائی۔ اُنہوں نے میٹرک کا امتحان محمڈن اینگلو اورینٹل (ایم اے او) ہائی سکول سے پاس کیا جس کو کہ امرتسر کی انجمن اسلامیہ چلا رہی تھی۔ جب تک آپ ۱۹۳۳ء میں یہ امتحان پاس کرتے سکول کا درجہ بڑھا کر اُسے انٹرمیڈیٹ کالج بنا دیا گیا تھا سو آپ نے وہیں تعلیم جاری رکھی اور اسی

رمضان مُبارک ۲۰۰۲ء

رمضان	تاریخ		لندن وقت سحر	لندن وقت افطار	
	نومبر				
۱	۶	بدھ	05:31	4:24	
۲	۷	جمعرات	05:33	4:23	
[redacted]					
۴	۹	ہفتہ	05:37	4:19	
۵	۱۰	اتوار	05:38	4:18	افطاری
۶	۱۱	پیر	05:40	4:16	
۷	۱۲	منگل	05:42	4:15	
۸	۱۳	بدھ	05:44	4:13	
۹	۱۴	جمعرات	05:45	4:12	
[redacted]					
۱۱	۱۶	ہفتہ	05:49	4:09	
۱۲	۱۷	اتوار	05:50	4:08	افطاری
۱۳	۱۸	پیر	05:52	4:07	
۱۴	۱۹	منگل	05:54	4:06	
۱۵	۲۰	بدھ	05:55	4:04	
۱۶	۲۱	جمعرات	05:57	4:03	
[redacted]					
۱۸	۲۳	ہفتہ	06:00	4:01	
۱۹	۲۴	اتوار	06:02	4:00	افطاری
۲۰	۲۵	پیر	06:04	3:59	
۲۱	۲۶	منگل	06:05	3:58	
۲۲	۲۷	بدھ	06:07	3:57	
۲۳	۲۸	جمعرات	06:08	3:57	
[redacted]					
۲۵	۳۰	ہفتہ	06:11	3:55	
	دسمبر				
۲۶	۱	اتوار	06:12	3:54	افطاری
۲۷	۲	پیر	06:14	3:54	
۲۸	۳	منگل	06:15	3:53	
۲۹	۴	بدھ	06:16	3:53	

قرآن کریم فرماتا ہے کہ روزوں کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ ہم برائی سے بچیں۔ روزہ رکھتے وقت یہ بھی یاد رکھیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو بھوکا پیاسا رکھ کر خوش نہیں ہوتا۔ روزہ ہماری بھلائی کے لئے ہے۔

امت اسلامیہ کی موجودہ مُشکلات کے پیش نظر دنیا بھر میں اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کے تحفظ کے لئے گڑگڑا کر دُعائیں کریں۔ اپنی دُعاؤں میں اپنی جماعت، کشمیر اور فلسطین کے مسلمانوں کے لئے خصوصی دُعائیں کریں۔

اوقات سحر و افطار

لندن کے علاوہ دوسرے شہر

سحر: طلوع آفتاب سے ۱۵ء۱ گھنٹے قبل

افطار: غروب آفتاب

رمضان کا پروگرام

رمضان مُبارک ۶ نومبر بدھوار کو شروع ہو رہا ہے۔

افطاری: رمضان کے مُبارک مہینے میں ہر اتوار کو اجتماعی افطاریاں کی جائیں گی۔ تاریخیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱۰ نومبر

۱۷ نومبر

۲۴ نومبر

اور

۱ دسمبر

افطار کے بعد درسِ قرآن ہوگا۔ درس کے بعد عشاء اور تراویح کی نمازیں ہوں گی۔

عیدالفطر: ۵ دسمبر ۲۰۰۲ء

تبدیلی تاریخ: مہربانی فرما کر نوٹ کر لیں کہ عیدالاضحیٰ بدھ وار ۱۲ فروری ۲۰۰۳ء کو ہوگی۔

ادارے سے انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کیا۔
۱۹۳۵ء میں آپ تعلیم جاری رکھنے کے لئے لاہور تشریف لے آئے اور مشہور کالج گورنمنٹ کالج میں داخلہ لے لیا۔ ۱۹۳۷ء میں آپ نے آنرز کے ساتھ ریاضی میں گریجویٹ کیا اور ۱۹۳۹ء میں ریاضی ہی میں یونیورسٹی آف پنجاب سے ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔

حضرت ڈاکٹر اصغر حمیدؒ نے اپنی پیشہ وارانہ زندگی کا آغاز لاہور کے انجینیرنگ کالج میں بطور لیکچرر ریاضی کیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے باہر تشریف لے گئے اور ۱۹۴۷ء میں آپ نے ایڈنبرا یونیورسٹی سے ریاضی ہی میں پی ایچ ڈی کی۔ آپ لاہور کے انجینیرنگ کالج کے شعبہ ریاضی کے ہیڈ مقرر کیئے گئے اور بہت سالوں تک آپ اس حیثیت میں کام کرتے رہے۔ ۱۹۶۱ء میں انجینیرنگ کالج کو ترقی دے کی یونیورسٹی بنا دیا گیا۔ حضرت امیر مرحوم کو لاہور کی یونیورسٹی آف انجینیرنگ اینڈ ٹیکنولوجی میں فیکلٹی آف آرکیٹیکچر اینڈ پلیننگ کا ڈین مقرر کیا گیا۔ آپ اس اعلیٰ خدمت پر بہت سال معمور رہے۔ اور ۱۹۷۹ء میں بطور پروفیسر ریاضی ریٹائیر ہوئے۔

نوکری کے دوران وہ بطور ایک انتہائی محنتی استاد، عالم اور قابل مُنتظم مشہور تھے۔ اُن کے ہم منصب اور طالبعلم دونوں ہی اُن کی عزت کرتے تھے۔ ریٹائر ہونے پر اُنہیں یونیورسٹی کا پرس اور چابیاں دی گئیں اور پیش کردہ سند میں پُرجوش خراج تحسین پیش کیا گیا۔

آپ نے اپنا شجرہ نسب ترتیب دیا تھا اور اپنے خاندان کی ایک مختصر تاریخ بھی لکھی (امرتسر کی منٹو فیملی) جس میں کئی مشہور قانوندان، سیاسی اور علمی شخصیات شامل تھیں۔

ریٹائر ہونے کے بعد آپ مُستقل رہائش کے لئے جماعت کی کالونی دار السلام تشریف لائے اور اپنی بقایا زندگی اور توانائیاں تحرک احمدیت کے مقاصد کے حصول کے لئے وقف کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ آپ حضرت امیر ڈاکٹر سعید احمد مرحومؒ کے ساتھ مل کر اور اُن کی زیر ہدایت کام کرتے رہے۔ آپ باقاعدگی سے جمعہ خطبہ دیتے رہے۔ اُن کے خطبات میں سے کچھ، خاص طور پر جن کا تعلق حضرت مرزا غلام احمد کے تجدیدی کام سے تھا پیغام صلح میں شائع ہوتے رہے۔ اُنہوں نے حضرت صاحب کی کچھ تحریرات کا انگریزی ترجمہ بھی کیا جیسا کہ کتاب البریہ وغیرہ۔ ترجمہ کرتے وقت جو مشکل اصطلاحات حضرت امیر کے سامنے آئیں آپ کے اُن کے مستند ترجمے کی ایک لسٹ بھی تیار کر لی۔ چھ سال تک آپ مسجد دار السلام میں درسِ قرآن بھی دیتے رہے۔ اور اس دوران آپ نے تین دفعہ قرآن کریم ختم کیا۔

آپ کو حضرت مولانا محمد علی کے اردو اور انگریزی تراجم و تفاسیر کے مطالعہ سے خصوصی شغف تھا اور اس دوران آپ نے اِن میں کتابت کی غلطیوں کی ایک لسٹ تیار کی۔ یہ حضرت امیر ڈاکٹر اصغر حمید صاحب، ہمارے پیارے بھائی کیپٹن عبدالواجد اور دیگر احباب، کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ اِن تراجم میں سے کتابت کی غلطیوں کی اصلاح ہو سکی۔

حضرت امیرؒ نے حضرت مولانا محمد علیؒ کی کتاب ریلجن آف اسلام، جو دینِ اسلام پر ایک انسائیکلو پیڈیا ہے، کا ایک اعلیٰ درجہ کا خلاصہ بھی تیار کیا ہے۔ مُصنف کے اپنے الفاظ میں ''یہ ایک اوسط درجے کے قاری کے لئے دینِ اسلام کے متعلق بنیادی معلومات حاصل کرنے کے لئے مفید ثابت ہوگی''۔ اس طرح حضرت ڈاکٹر اصغر حمیدؒ قول و فعل میں حضرت ڈاکٹر سعید احمدؒ سے مطابقت رکھتے تھے اور یوں لگتا تھا کہ خدا تعالیٰ اُنہیں مستقبل میں کسی اہم کام کے لئے تیار کر رہا ہے۔

آپ زبردست اخلاقی قوت کے مالک تھے۔ ۱۹۷۴ء کے تحریک احمدیہ کے خلاف فسادات میں ایک ہجوم نے آپ کے گھر پر حملہ کر دیا۔ آپ کی کار جلا دی گئی اور آپ کے خاندان کی جانیں خطرے میں پڑھ گئیں لیکن آپ نے بڑی استقامت سے اِن مُشکلات کا مقابلہ کیا۔ آپ ایک صاف گو، سیدھے سادے اور مُخلص انسان تھے۔ آپ کو خوشامد اور مُنافقت سے سخت نفرت تھی۔ آپ ایک عالم فاضل انسان تھے جنہوں نے اپنے آپ کو تحرک احمدیت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔

امیر مُنتخب ہونے سے قبل اُن کا آخری سال سال خزن تھا۔ اس سال اُن کا نوجوان اور قابل بیٹا آصف حمید وفات پا گیا۔ آپ کی زندگی بھر کی رفیق اہلیہ اور برادر نسبتی بھی وفات پا گئے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان نے آپ کو استقامت بخشی اور آپ نے یہ سب غم و الم صبر سے برداشت کیئے۔ اِن صدموں نے تحریک سے آپ وابستگی اور اس کے لئے قربانیوں کو بڑھایا ہی، کم نہ کیا اور اسی لئے جب اُن سے امارت کا بوجھ اُٹھانے کی درخواست کی گئی تو آپ نے اِسے قبول کر لیا۔

دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں بُلند مقامات عطا فرمائے (آمین)

جماعت احمدیہ لاہور کے نوجوانوں کے کام پر اظہار خوشی کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد علی رحمۃ اللہ نے حضرت ڈاکٹر اصغر حمید صاحب کو بطور مثال پیش کیا۔ حضرت ڈاکٹر اصغر حمید نے اس تعریف کی لاج نبھائی۔ آئیں ہم اُن کی زندگی سے سبق لیں اور اپنے نفسوں کو مار کر اس جماعت کی خدمت میں مشغول ہو جائیں

گیانا

حضرت امیر ڈاکٹر اصغر حمیدؒ کی غائبانہ نماز جنازہ برک ڈیم مسجد میں ۱۴ اکتوبر ۲۰۰۲ء کو شام ۴:۴۵ بجے نمازِ عصر کے بعد پڑھی گئی۔

سرینام

اسلام علیم

اس پیغام کے ساتھ سرینام کا انسٹیٹوٹ فور اسلامک سٹڈیز اینڈ پبلیکشنز ہمارے امیر قوم کی وفات پر (پاراماریبو، سرینام) دُنیا بھر میں تحریک احمدیت کی شاخوں سے اور خاص طور پر تحریک کے مرکز لاہور سے اظہارِ افسوس کرتا ہے۔ دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومؒ کو جنت میں بُلند درجات عطا فرمائے۔

آپ کی اطلاع کے لئے حضرت امیرؒ کی زندگی کے مختصر حالات اس پیغام کے ساتھ بھیجے جا رہے ہیں۔ والسلام

ریاض احمد علی

O' Ferralstraat 9
Paramaribo, Suriname
Phone: (597)422876 / (597)551403
Fax: (597)550244 / (597)479678
Mobile: (597)881-1010
Site: http://moeslim.8m.net

یو ایس اے

جناب ظفر عبداللہ نے امریکہ سے فون کر کے جماعت کے ساتھ حضرت امیرؒ کی وفات پر اظہار ہمدردی کیا۔ اُنہوں نے اس بات پر خصوصی طور پر زور دیا کہ حضرت امیر کی آخری خواہش یعنی دارالسلام (لاہور) کی مسجد کی توسیع و آرائش جلد از جلد مکمل کی جائے۔ ممبران سے درخواست ہے کہ آگے بڑھیں اور ثابت کریں کہ ہم حضرت امیر کے ہر حکم کے فرمانبردار ہیں۔

مُتفرق خبریں

ہالینڈ

ہمیں آپس میں رابطہ کیئے عرصہ ہو گیا ہے۔ اُمید ہے کہ آپ رمضان کے لئے جو جلد ہی آ رہا ہے زور شور سے تیاری کر رہے ہوں گے۔

موجودہ مُنتظمہ کو مزید ایک ٹرم کے لئے چُن لیا گیا ہے۔ اور ہم نے کام کا ایک تین سالہ منصوبہ بنایا ہے۔

اس ویک اینڈ پر ہم نے ایک کانفرنس کی جس کا موضوع تھا Islam over acceptance, participation and integration.

ہم نے یہ موضوع اس لئے چُنا کہ اسلامی تعلیم تارکینِ کے رسم ورواج، مسلمانوں کے طور طریقوں اور مُختلف فقہوں کی اسلام کی اختلافی تعویلات کے مِل جانے سے جو اُلجھنیں پیدا ہوئی ہیں اُن کی وجہ سے ہمیں اس مُلک میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔

یہاں احمدیوں نے کچھ زیادہ عرصہ ہی پچھلی سیٹ پر سواری کی ہے۔ لیکن اب ہم نے احساس کیا ہے کہ ہمارا فرض ہے کہ، کیا مسلم اور کیا غیر مسلم دونوں کو بتائیں کہ اصل اور خالص اسلام جو اِن رواجوں اور تعویلوں سے مبرا ہے وہ کیا ہے۔

ہماری کانفرنس کو بڑی عظیم الشان کامیابی ہوئی۔ سارے مُلک کے اخبارات وہاں موجود تھے اور اس کے علاوہ ہمیں ٹی وی نے بھی کور کیا۔

پریس اور سیاست دانوں کو سمجھ آ گئی کہ اسلام میں مُختلف النوع طبقاتِ فکر ہیں اور اُنہیں ہمارا نکتہ نظر بھی معلوم کرنا چاہیے۔

ہم اپنی کانفرنس کی کامیابی کو ''فولواپ'' کرنا چاہتے ہیں اور کانفرنس کے متعلق ایک کتاب چھاپنا چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ اس بارے میں کیا کہتی ہے۔

اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی اس کتاب کی تیاری میں حصہ لیں۔ اگر آپ ایک مضمون لکھ دیں کہ اسلام اس موضوع پر کیا کہتا ہے اور مسلمانوں کو اس کام کے لئے کون سے اوزار مُہیا کرتا ہے جیسا کہ:

ا: غیر مسلم کو قبول کرنا

ب: ایک ایسے معاشرے میں حصہ لینا جو مُختلف النوع ساجوں اور مذاہب پر مشتمل ہے

ج: مُختلف النوع لوگوں کے ساج میں سمانا

اور بھی کوئی موضوع جو اس بحث کو آگے بڑھائے ہم اُسے خوش آمدید کہیں گے۔

ہمارا گول یہ ہے کہ ہم سارے مضامین رمضان کے شروع تک اکٹھے کر لیں اور رمضان کے دوران یہاں وزیروں کو پیش کریں۔

ہم چاہتے ہیں ہماری تحریک کا بین الاقوامی کردار اُجاگر کیا جائے۔ میں تمام بین الاقوامی شاخوں کو اس بارے میں لکھ رہا ہوں۔

میں آپ کی مدد کا پیشگی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

والسلام حکمت

ٹرینیڈاڈ

مسز زرینہ محمد کو مُبارک ہو کہ ٹرینیڈاڈ اور ٹوبیگو کی حکومت نے اُنہیں Humming Bird God Medal For Religious And Community Service عطا کیا ہے۔ یہ ایوارڈ عزت مآب جناب اے این آر رابنسن، صدر ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو نے ۳۱ اگست ۲۰۰۲ء کو قصر صدارت میں ٹرینیڈاڈ اور ٹوبیگو کی چالیسویں برسی کے موقع پر دیا۔

گیانا

۲۷ اکتوبر ۲۰۰۲ء کو ایک جہاد میٹنگ منعقد کی گئی۔

مسلم ٹائمز کا ستمبر کا شمارہ نکل چکا ہے۔ اب اس کے رمضان نمبر کی تیاری ہو رہی ہے۔

جرمنی

محترم چوہدری سعید احمد صاحب خرابی صحت کی وجہ سے چھٹی پر گئے ہیں۔ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اُن کو جلد اور مکمل صحت عطا فرمائے اور وہ مزید بہت سال اسلام کی خدمت کرتے رہیں (آمین)

ہمارے پیارے امیرؒ کی آخری خواہش دارالسلام لاہور کی مسجد کی توسیع تھی۔ آئیں ہم عہد کریں کہ ہم آگے سے بڑھ کر مالی قربانیاں دے کر اُن کے خواب کو پورا کریں گے

سورۃ الفیل

امام کلام آزاد (ٹرینیڈاڈ)

(حضرت مرزا غلام احمد قادیانی، مسیح موعود مہدی معہود کی سُورۃ الفیل کی ایک لطیف تشریح کو مُہیا دبنا کر امام کلام آزاد کے ایک مضمون لکھا تھا۔ اُس کا خلاصہ پیش خدمت ہے)

جو لوگ موجودہ زمانے میں مسلمانوں کی کمزور اخلاقی، سیاسی اور علمی حالت پر عموماً اور تحریک احمدیہ کو جو مُشکلات درپیش ہیں اُن کے متعلق خصوصاً پریشان ہیں اُن کو تقویت دینے کے لئے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی، مجدد صد چار دہم، کی پیش کردہ سورۃ الفیل کی تفسیر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ٹانک ثابت ہوگی۔ خدا تعالیٰ نے بانی سلسلہ سے وعدہ فرمایا تھا کہ خدا اُن کی جماعت کو تمام معاندین، خواہ وہ اندرونی ہوں یا بیرونی، کے خلاف کامیابی عطا فرمائے گا۔

پس منظر

نبی کریم ﷺ کی ولادت کے سال یمن کے عیسائی حکمران نے اپنے دارالخلافہ صنا میں ایک عظیم الشان گرجا تعمیر کروایا۔ وہ چاہتا تھا کہ خانہ کعبہ کی جگہ، جس کو اُس نے تباہ کرنے کا قصد کیا تھا، یہ گرجا لوگوں کے لئے ایک کاروباری اور مذہبی مرکز بن جائے۔ یہ حقیقت میں توحید اور تثلیث کی جنگ تھی۔ وہ سردار جس کا نام ابراہہ تھا وہ خانہ کعبہ کو گرانے کے ارادے سے ایک بڑی فوج لے کر چڑھ دوڑا۔ اُس نے مکہ شریف سے تین منزل پر پڑاو ڈال کر اہل مکہ کو پیغام بھیج کر اپنے ارادوں سے مطلع کیا۔ قریش نے یہ دیکھ کر کہ وہ ابراہہ کے مقابلے میں بہت کمزور ہیں شہر خالی کر کے گرد و نواح کی پہاڑیوں میں پناہ لے لی۔ شہر خالی کرتے وقت عبدالمطلب نے، جو نبی کریم ﷺ کے دادا تھے، کعبہ شریف کا غلاف پکڑ کر دُعا کی: ''اے اللہ یہ تیرا گھر ہے اور ہم بہت کمزور ہیں اور اِس کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ اب تو ہی اس کا والی ہے۔'' تاریخ میں لکھا ہے کہ ابراہہ کے پڑاو میں چیچک پھوٹ پڑی جس سے فوج کا بیشتر حصہ مر گیا اور باقی سراسیمی کی حالت میں فرار ہو گئے۔ (محمد دا پرافٹ مصنف حضرت مولانا محمد علیؒ سے ماخوذ)

حضرت صاحب کی تفسیر سورۃ الفیل

فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ایک سُورۃ بھیج کر رسُول اللہ ﷺ کا علُو اور مرتبہ ظاہر کیا ہے۔ اور وہ سُورۃ ہے:

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ

(سورۃ الفیل، آیت ۲)

یہ سورۃ اس حالت کی ہے کہ جب سرورِ کائنات ﷺ مصائب اور دُکھ اُٹھا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ اِس حالت میں آپ کو تسلی دیتا ہے کہ میں تیرا موئید و ناصر ہوں۔ اس میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب الفیل کے ساتھ کیا کیا۔ یعنی اُن کا مکر اُلٹا اُن پر ہی مارا۔ اور چھوٹے چھوٹے جانور اُن کے مارنے کے لئے بھیج دیئے۔ اِن جانوروں کے ہاتھوں میں کوئی بندوقیں نہ تھیں۔ بلکہ مٹی تھی۔ سِجِّیل بھیگی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں۔ اِس سُورۃ شریف میں اللہ تعالیٰ نے رَسُول اللہ ﷺ کو خانہ کعبہ قرار دیا ہے۔ اور اصحاب الفیل کے واقعہ کو پیش کر کے آپ کی کامیابی اور تائید اور نُصرت کی پیشگوئی کی ہے۔

یعنی آپ کی ساری کاروائی کو برباد کرنے کے لئے جو سامان کرتے ہیں اور تدابیر عمل میں لاتے ہیں۔ اُن کے تباہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اُن کی ہی تدبیروں کو اور کوششوں کو اُلٹا کر دیتا ہے۔ کسی بڑے سامان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے ہاتھی والوں کو چڑیوں نے تباہ کر دیا۔ ایسا ہی یہ پیشگوئی قیامت تک جائے گی۔ جب کبھی کوئی اصحاب الفیل پیدا ہو تب ہی اللہ تعالیٰ اُن کے تباہ کرنے کے لئے اُن کی کوششوں کو خاک میں مِلا دینے کے سامان کر دیتا ہے۔

پادریوں کا اُصول یہی ہے۔ اُن کی چھاتی پر اسلام ہی پتھر ہے۔ ورنہ باقی تمام مذہب اُن کے نزدیک نامرد ہیں۔ ہندو بھی عیسائی ہو کر اسلام کی ہی رَدّ میں کتابیں لکھتے ہیں۔ رامچندر اور ٹھاکرداس نے اِسلام کی تردید میں اپنا سارا زور لگا کر کتابیں لکھی ہیں۔ بات یہ ہے کہ اُن کا کانشنس کہتا ہے کہ اُن کی ہلاکت اسلام ہی سے ہے۔ بطعی طور پر خوف اُنہی کا پڑتا ہے جن کے ذریعہ ہلاکت ہوتی ہے۔ ایک مُرغی کا بچہ بلی کو دیکھتے ہی چلانے لگتا ہے۔ اسی طرح پر مختلف مذاہب کے پیرو عموماً اور پادری خصوصاً جو اسلام کی تردید میں زور لگا رہے ہیں یہ اسی لئے ہے کہ اُن کو یقین ہے بلکہ اندر ہی اندر اُن کا دِل اُن کو بتاتا ہے کہ اسلام ہی ایک مذہب ہے جو مِلل باطلہ کو پیس ڈالے گا۔

اِس وقت اصحاب الفیل کی شکل میں اسلام پر حملہ کیا گیا ہے۔ مسلمانوں میں بہت کمزوریاں ہیں۔ اسلام غریب ہے اور اصحاب فیل زور میں ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ وُہی نمونہ پھر دکھانا چاہتا ہے۔ چڑیوں سے وُہی کام لیگا۔ ہماری جماعت اُن کے مقابلہ میں کیا ہے۔ اُن کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ اُن کے اتفاق اور طاقت اور دولت کے سامنے نام بھی نہیں رکھتے۔ لیکن ہم اصحاب الفیل کا واقعہ سامنے دیکھتے ہیں کہ کیسی تسلّی کی آیات نازل فرمائی ہیں۔

مجھے بھی الہام ہوا ہے۔ جس سے صاف صاف پایا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نُصرت اور تائید اپنا کام کر کے رہے گی۔ ہاں اُس پر وُہی یقین رکھتے ہیں جن کو قرآن سے محبت ہے۔ جسے قرآن سے محبت نہیں۔ اسلام سے اُلفت نہیں وہ اِن باتوں کی کب پرواہ کرسکتا ہے۔ اسلام اور ایمان یہی ہے کہ خدا کی رائے سے رائے ملائے۔ جو اسلام کی عزت اور اُس کے لئے غیرت نہیں رکھتا خواہ کوئی ہو، خدا کو اُس کی عزت اور اُس کے لئے غیرت کی پرواہ نہیں ہوتی۔ اور وُہ دیندار مسلمان نہیں۔ خدا کی باتوں کو حقیر مت سمجھو۔ اور ان لوگوں کو قابلِ رحم سمجھو جنھوں نے تعصب کی وجہ سے حق کا انکار کر دیا۔ اور کہدیا کہ امن کے زمانہ میں کسی کے آنے کی کیا ضرورت ہے۔ افسوس اُن پر وہ نہیں دیکھتے کہ اسلام کس طرح دُشمنوں کے نرغہ میں پھنسا ہوا ہے۔ چاروں طرف سے اُس پر حملہ پر حملہ ہو رہا ہے۔ رسُول کریم ﷺ کی توہین کی جاتی ہے پھر بھی کہتے ہیں کہ کسی کی ضرورت نہیں۔

(ملفوظات جلد اول، صفحہ ۱۷۲ تا ۱۷۴)

(گذشتہ سے پیوستہ)

حضرت موسیٰؑ یمن میں

ایک لیکچر

مائیکل ایس سونڈرز
(http://www.biblemysteries.com)

وہ ممکنہ راستہ جس سے شاید حضرت موسیٰ گزرے ہوں۔ ٹیبل کے نمبر نقشے کے نمبروں سے مطاقت رکھتے ہیں۔

Map Co-ordinate	Arabic Name	Biblical Name	Map No
15.63–44.08	Harra of Arhab	Mt. Sinai – Mt. Horeb	1.
	Sanaa area/Sin/Wadi Sayan	Sin Desert	2.
18.10–42.68	Al Qudhf	Dofkah	3.
18.36–42.85	Al Aysh	Alush	4.
18.12–42.80	Riphydan	Rephidim	5.
	Sin	Sinai	6
	Qubur-Tawi	Kibroth-Hattaavah = "Graves of Craving"	7
	Hazarut	Chatzeroth	8.
	Rithmah	Rithmah	9
	Ruman-Farzah	Rimmon Peretz	10
	Lubanah	Livnah	11.
18.30–43.90	Rissah	Rissah	12
	Qahlah	Kehelathah	13.
	Shifr	Mount Shefer	14.
	Haradah	Charadah	15.
18.11 – 42.73 or 17.96 – 43.60 or 18.62 – 41.61	Al Majma or (a)Majma or (b) Wadi Al Majma'ah ©	Mak'helotht	16.
19.27 – 41.80	Suqatht haluut	Tachath	17.
21.41-43.55	UmmaTirah	Terach	18.
	Mithkah	Mithkah	19.
	Khashman	Chashmonah	20.
21.37 – 40.46	Al Masarrah	Moseroth	21.
		Beney Yaakan	22.

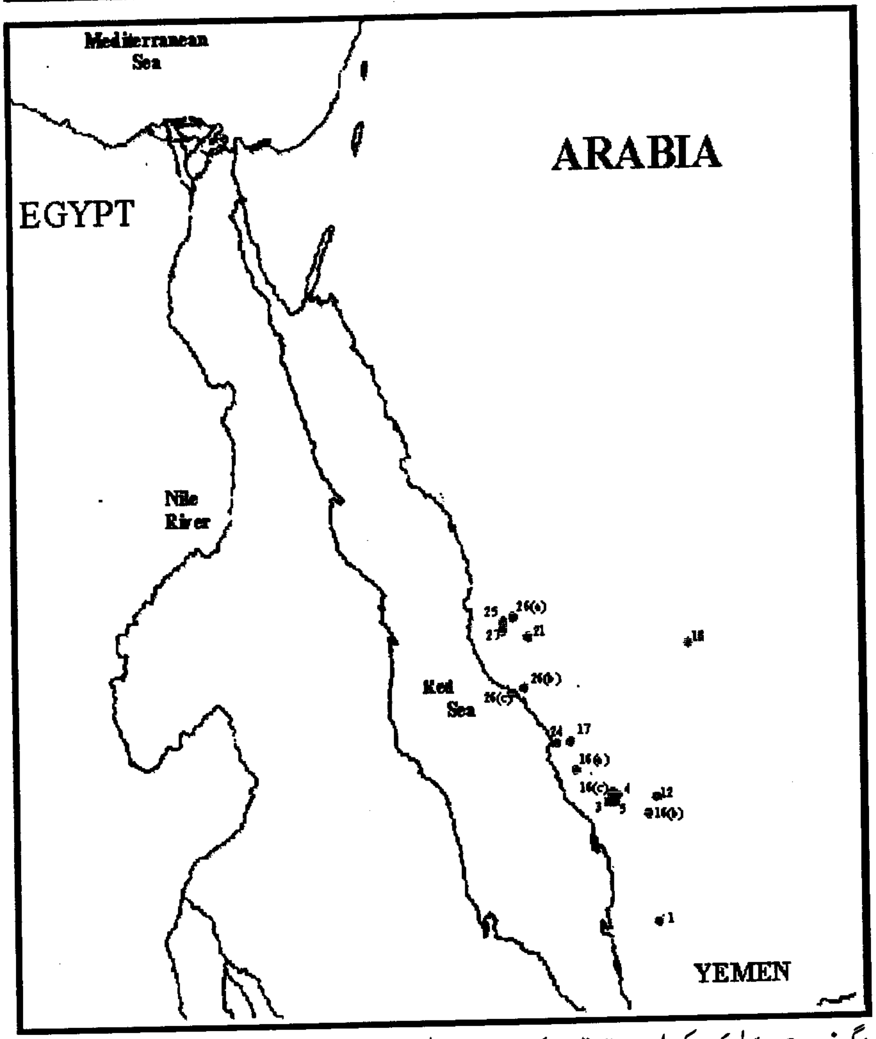

اگر خروجِ موسیٰ یمن کی طرف تھا تو غالباً حضرت موسیٰ نے یہ راستہ اختیار کیا ہوگا۔

Map Co-ordinate	Arabic Name	Biblical Name	Map No
	Qidqadah	Chor HaGidgad	23.
19.26 - 41.44	Wadi Usbutah	Yatvathah	24.
21.55 – 39.82	Baranah	Avronah	25.
21.88 – 40.05	Harrat al Jabar-ya	Etzyon Gever	26.
20.30 – 40.50	(a) Jaba-ra Jabelel(b)		
20.15 –40.25	Al Lith (A port city) (c)	Elath	
21.42 - 39.83	Mecca	Kadesh in the Tizin Desert	27.
	Jabal Harrah	Hor Mountain at the edge of the land of Edom	28.
	Asir	Mt. Seir	29
	Bene Amr	Amorites	30.
	Bahr Safi	Yam Suf (Red/Reed Sea)	31
	Jebel Yam		32.
	Hadbat (hump) Al Sufla		33.

قرآن فرماتا ہے: اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ (آل عمران، آیت ۹۵) ترجمہ پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا یقیناً وہ بکہ ہے۔ عہد نامہ عتیق میں مزامیر میں 'خدا کے گھر کا اشتیاق' کے عنوان تحت اس بارے میں لکھا ہے: 'مُبارک ہے وہ آدمی جس کی قوت تُجھ سے ہے۔ جب اُس کے دِل میں زیارت کا خیال ہے جو وادیِ بکہ سے گزرے ہوئے اُسے چشمہ بنا دیتے ہیں' (مزمور ۸۳: ۵۔۶) امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ بکہ مکہ شریف کا دوسرا نام ہے۔

(گزشتہ سے پیوستہ)

نوجوانوں کے لئے

بُنیادی تعلیمِ اسلام

ڈاکٹر زاہد عزیز

۲۱: اسلام کے مطابق خدا تعالیٰ اور انسان میں کیا تعلق ہے؟

خدا تعالیٰ نے انسان کو صرف جسم ہی نہیں دیا بلکہ روح بھی عطا فرمائی ہے جس کے ذریعے وہ اپنے خالق سے رابطہ کرسکتا ہے۔ لیکن جبکہ جسم کو، باقی فطرت کی طرح خدا تعالیٰ کے قوانین کی پابندی کرنی پڑتی ہے، روح چاہے تو خدا کی ہدایت پر عمل کرے یا نہ کرے۔ روح کے ارتقاء کا انحصار خوشی سے خدا تعالیٰ کی ہدایت جو کہ اُس کے نبیوں کے ذریعے بھیجی گئی، اُس کی پیروی پر ہے۔

قرآن کریم کے مُطابق ہر انسان کی روح خدا تعالیٰ کی روح ہے جو اُس نے انسان میں پھونکی (السجدۃ، آیت ۹)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی روح کا خدا تعالیٰ سے ایک خاص تعلق ہے اور ہر انسان اپنے محدود مقام کے مُطابق خدائی صفات کا اظہار کرسکتا ہے (نیچے ۲۳ دیکھیں)۔ آپ سوچ بھی نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ انسان کی روح کے کتنا قریب ہے۔ انسان سے زیادہ خدا تعالیٰ اُس کے نزدیک ہے۔ وہ انسان کے خفیہ سے خفیہ خیالات سے واقف ہے یہاں تک کہ اُسے انسان کے اُن خیالات سے بھی واقف جن کا انسان کو شعوری طور پر احساس نہیں۔ انسان کی روح میں خدا تعالیٰ کی چاہ اور اُس کو پانے کی خواہش شامل ہے اور انسان خدا کو پائے بغیر سکون نہیں پاسکتا۔ (قرآن ۵۰:۱۶؛ ۵۶:۸۵؛ ۲۰:۷؛ ۲:۱۶۵؛ ۵:۱۱۹؛ ۸۹:۲۷-۳۰)

۲۲: قرآن کریم خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق ہمیں اور کیا بتاتا ہے؟

قرآن ہمیں خدا کی ہستی کے متعلق اور بہت کچھ بتاتا ہے۔ سب سے زیادہ یہ خدا تعالیٰ کو رحمان اور رحیم کہہ کر پکارتا ہے۔ رحمان کا مطلب ہے کہ خدا انسان سے اتنا پیار کرتا ہے اور وہ اتنا فیاض ہے کہ وہ اُسے بیشمار چیزیں مفت عطا فرماتا ہے۔ اور اِن چیزوں کے حصول میں انسان کی کوشش شامل نہیں ہوتی۔ رحیمت کا مطلب ہے کہ جب انسان خدا تعالیٰ کی عطا کردہ قوتوں کو بھلائی کے لئے استعمال کرتا ہے تو وہ انسان کی مدد کرتا ہے۔ مثلاً اس دنیا میں خدا تعالیٰ نے انسان کو طرح طرح کے مادی وسائل مہیا کیے ہیں، ان کو حاصل کرنے میں انسان کی اپنی کوشش کا کوئی دخل نہیں۔ جب انسان بھلائی کے لئے اِن وسائل کو استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے تو خدا تعالیٰ انسان کو کامیابی عطا فرماتا ہے۔ قرآن کریم ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ عفو کرتا ہے، رؤف ہے، مُنصف ہے، دُعاؤں کا جواب دیتا ہے، ہر چیز کا خالق ہے، صاحب اختیار ہے وغیرہ

قرآن کی کچھ آیات جو خدا تعالیٰ کی کئی صفات بیان کرتی ہیں مندرجہ ذیل ہے:

'وہی اللہ ہے اس کے سوائے کوئی معبود نہیں پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا وہ بے انتہا رحم والا، بار بار رحم کرنے والا ہے۔ وہی اللہ ہے اس کے سوائے کوئی معبود نہیں، بادشاہ پاک سلامتی والا امن دینے والا نگہبان غالب بگڑی کو بنانے والا سب بڑائیوں کا مالک۔ اللہ اس سے پاک ہے جو وہ شرک کرتے ہیں۔ وہی اللہ ہے مادہ کا پیدا کرنے والا، روح کا پیدا کرنے والا، مختلف شکلیں بنانے والا۔ اس کے لئے سب نام اچھے ہیں۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کی تسبیح کرتا ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔' (الحشر: آیات ۲۲ - ۲۴)

۲۳: اِس بات پر کہ یہ خدا تعالیٰ کی صفات ہیں ایمان لانے کا مقصد کیا ہے؟

مقصد یہ ہے کہ انسان اِن صفات کے حصول اور اپنی زندگی اِن صفات کا اظہار کرنے کی کوشش کرے۔ قرآن کریم فرماتا ہے:

'اللہ کا رنگ (لو) اور اللہ سے بہتر کس کا رنگ ہے' (البقرۃ، آیت ۱۳۸)

خدا تعالیٰ رب ہے یعنی کہ ساری دنیا کو رزق دینے والا اور اُس کی پرورش کرنے والا۔ سو انسان کو چاہیے کہ دوسروں کے رزق کی فکر کرے۔ خدا تعالیٰ رحمان ہے سو انسان کو چاہیے کہ دوسروں کے ساتھ بھلائی میں پہل کرے، چاہے اُنہوں نے اس کا استحقاق حاصل کرنے کے لئے کچھ کیا ہو یا نہیں۔ خدا تعالیٰ رحیم ہے اس لئے انسان کو اُن لوگوں کی مدد کرنی اور اُن کے ساتھ شامل ہونا چاہیے جو بھلائی کے لئے کوشاں ہوں۔ خدا تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے اور حکمت والا ہے انسان کو بھی چاہیے کہ وہ بھی اپنا علم کامل کرنے کی کوشش کرے اور حکمت سے کام لے۔

خدائی صفات پر ایمان لانے سے انسان اپنے فائدے کے لئے دوسروں کو نقصان پہنچانے سے رُک جاتا ہے۔ وہ انسان جو واقعی خدا کو رب یعنی اپنا رازق مانتا ہے وہ جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اُس کی دیکھ بھال کرے گا اور وہ دوسروں کا حق نہیں مارے گا۔ وہ انسان جو واقعی یہ ایمان رکھے کہ خدا تعالیٰ سب کچھ دیکھتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے وہ یہ بھی جانتا ہے کہ انسان چاہے کتنا بھی چھپ کر غلط کام کرے وہ اپنی غلطیاں خدا تعالیٰ سے نہیں چھپا سکتا۔

۲-۳ فرشتے

'اور ہم نے تم کو پیدا کیا، پھر ہم نے تمھاری صورت بنائی پھر ہم نے فرشتوں کو کہا کہ آدم کی فرمانبرداری کرو' (الاعراف، ۱۱)

۲۴: فرشتے کیا ہیں؟

فرشتے روحانی غیر مرئی مخلوق ہیں جو اس دُنیا میں خدا تعالیٰ کے احکام کو نافذ کرتے ہیں۔ اُن کی اپنی کوئی 'مرضی' نہیں ہوتی۔ وہ خدا تعالیٰ اور دنیا کے درمیان رابطہ ہیں۔

۲۵: اُن کی شکل کیا ہے؟

فرشتے جسمانی مخلوق نہیں اور نہ ہی وہ جسمانی آنکھ سے دیکھے جاسکتے ہیں۔ سو یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ گو خدا تعالیٰ کے نبی اور اولیاء کئی موقعوں پر فرشتوں کو 'دیکھ' سکتے ہیں لیکن یہ اُن کی روحانی آنکھ سے ہوتا ہے جیسا کہ خواب یا کشف میں۔

۲۶: فرشتے کیا کام کرتے ہیں؟

اُن کے دو کام ہیں۔ ایک تو مادی دُنیا کا انتظام اور دوسرے انسان کا روحانی ارتقاء۔ مادی دُنیا میں فطرت کا نظام اُن قوانین کے گرد گھومتا ہے جن میں سے کچھ سائنس نے دریافت کر لئے ہیں۔ تعلیم اسلام ہے کہ قوانین خدا تعالیٰ نے بنائے ہیں، اور فرشتے، جو خدا کے تابع خُدام ہیں اِن کو نافذ کرتے ہیں۔ روحانی سطح پر فرشتے خدا کی وحی اُس کے نبیوں اور دیگر اولیاء تک پہنچاتے ہیں، مومنوں کے دلوں کو تسکین اور راحت پہنچاتے ہیں اور سب کے دِل میں نیکی کی تحریک کرتے ہیں۔ فرشتے یہ کام ہمارے روحانی حواسِ خمسہ کے ذریعے کرتے ہیں، جسمانی حواس کے ذریعے نہیں۔

(جاری ہے)